السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید موحد اہل حدیث ہے۔ عمر رسیدہ بڑے بڑے علماء کا صحبت یافتہ ہے اور مسجد اہل حدیث میں امامت بھی کرتا ہے لیکن یہ پیشہ اختیار کر رکھا ہے کہ مسجد میں حاضرات کرتا ہے۔ یعنی ایک بچہ کو غسل کرا کر معطر کرتا ہے پھر آیتہ الکرسی اور سورۃ یٰسین پڑھتا ہے، بچہ کو بٹھا کر اس کے ہاتھ میں نقش دیتا ہے، بچہ سے کہا جاتا ہے کہ جنوں کے بادشاہ کو بلاؤ، چنانچہ جنوں کا بادشاہ آتا ہے۔ اور بچہ اس سے کچھ سوالات دریافت کرتا ہے۔ اسی حاضرات سے چوری بتاتا ہے۔ کسی کو سارق قرار دیتا ہے۔ اسی ذیل میں وفائن گذشتہ باتیں بتاتا ہے۔ تعویذ، گنڈے، فلیتے وغیرہ وغیرہ بھی کرتا ہے۔ حاضرات کی فیس ایک روپیہ پانچ آنہ لیتا ہے ایک روپیہ تو خود لیتا ہے۔ چار آنے مسجد میں دیتا ہے۔ پانچ پیسے بچہ کو دیتا ہے۔ کیا ایسے افعال موحدین اہل حدیث کے نزدیک جائز ہیں، کیا یہ پیسہ مصارف مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے؟ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ بلکہ بکر کہتا ہے کہ یہ افعال شرک ہیں، اس لیے قرآن وحدیث سے ہونا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرات یہ یہ عمل جس کو زید چوری بتانے اور چور کا پتہ لگانے، دفائن اور گذشتہ باتیں یا آئندہ واقعات بتانے کے لیے اختیار کرتا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں قطعاً ناجائز ہیں زید اس عمل کی وجہ سے عاصی اور گناہ گار۔۔۔ مخالف قرآن وحدیث اور مستحق تادیب وتعزیر ہے۔

(۱) اس لیے کہ یہ طریق از قسم کہانت ہے۔ جو نام ہے آئندہ ہونے والے واقعات کے بتانیا ور امور عینیہ کا پتہ لگانے اور ان کی خبر دینے سے تعرض کرنے کا اور ادعائے غیب دانی کا، کہانت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں:

أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الکھانۃ وھی الأخبار عن الجن أشد النھی وبریٔ ممن أتی کاھنا (حجۃ اللہ ص ۱۴۵ ج ۲)

وقال الشیخ الدھلوی نقلا عن اللسان والنھایۃ والکاھن الذی یتعاطی الخبر عن الکائنات فی مستقبل الزمان ویدعی معرفۃ الاسرار علی مواقعھا من کلام أو فعل أو حال ویحض باسم العراف وھو الذی یتعاطی مکان المسروق ومکان الضالۃ ونحوھما وحدیث من أتی کاھنا یشمل الکاھن والعاف والمنجم قالوا ویبنغی للمحتسب منھم وتادیب ھم وان یودب الأخذوا المعطی (حاشیہ ابوداؤد ص ۱۸۹ ج ۲)

(۲) اور اس لیے کہ زید اس عمل میں بچہ کے ہاتھ پر نقش وخطوط کھینچتا ہے، جو از قسم رمل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے:

«العیافۃ والطیرۃ والطرق من الجبت الطرق الزجر والعیافۃ الخط» (ابوداؤد ص ۱۸۵ ج ۲)

(۳) اور اس لیے کہ زید جنوں کے بادشاہ (شیطان) سے مغیبات ودفائن وسرقہ کا پتہ وحال پوچھتا ہے۔ کہ اس شیطان کو امور غیبیہ کا علم بجز اللہ تعالیٰ کے کسی بشر اور جن وغیرہ کو نہیں ہے۔ اگر بذریعہ استراق سمع بعض امور جزئیہ کا علم اس کو ہو بھی تو ہم کو اس پر اعتماد کرنے سے سخت منع کر دیا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

(۴) اور اس لیے کہ یہ صورت حوائج ودفع حضرات میں شیطان وجن سے استمداد واستعانت کی ہے، جو شرک ہے۔

(۵) اور اس لیے کہ یہ صورت عمل فرقہ فریمیسن (ضالہ، مضلہ، مرتدہ واجب القتل) کے فن سے مشابہ ہے۔ جس کا موضوع مغیبات سے بحث اور ان کا ادراک ہے۔ اور جس کی غرض وغایب حوائج ودفع مضرات میں شیاطین وجنات سے استمداد واستعانت ہے۔ تفصیل دلیل الطالب ص ۷۷۵ میں ملاحظہ ہو۔

(۶) اور اس لیے کہ یہ عرافت خاص خاص طریقے پر مسروقہ اشیاء اور گم شدہ جانور کا پتہ اور اس پر اعتماد کر کے کسی پر سارق کا حکم لگانے کی اجازت نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اور نہ صحابہ وتابعین سے یہ ثابت ومنقول ہے۔ بنا بریں بدعت ومردود ہے۔ اور اس کا مرتکب بتدع ضال ومضل ہے۔

علامہ نواب صدیق الحسن قنوجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، علمے وعملے کہ شریعت حقہ بر جوازش دال نباشد وماخذ مش غیر مشکوٰۃ نبوت محمدی بود وبعد االلیتا والتی یکے از اصناف غیوب قرار وادہ آید وایں نوع غیب شناسی ویکے از اقسام کہانت یا شعبدہ یا سحر باشد۔ شک نیست کہ فاعل آن وقتل بداں یکے از مشرکان وبرگروندگان از دین اسلام است وحکم کہانت وسحر وطلسمات وشعوذت وآنچہ بداں مے ماند در کتب دین بمواضع خود مبین است۔ حاجت ذکر اولہ آں از کتاب وسنت مطہرہ دریں جانیست پس ہیچ شک دراں نتواں کرد کہ صاحب ایں اعمال بے شبہ ضال ومضل است ومحاوات چیزے کردہ کہ راہ آں مسدود است وطرقش مردود ومدلولاتش باطل مطرود واعتقاد بموجب معلوماتش کفر صرف وردت محض است واللعبد در العلامہ ابن خلدون حیث ختم کلامہ

المبسوط علیٰ ھذہ الاعمال بھذا الکلام الجامع وھو قولہ ولا سبیل إلیٰ معرفۃ ذلک من ھذہ الاعمال بل البشر محجوبون عنہ وقد استاثر اللہ تعالیٰ بعلمہ واللہ أعلم وانتم لا تعلمون انتھی (دلیل الطالب ص ۷۹۲)

(۸) اور اس لیے کہ زید اس طرح غیب دانی وغیب بینی کی کوشش کرتا ہے، اور تمام تر طریقے غیب دانی کے اور جمیع انواع غیب کے ضلالت ہیں، نواب ممدوح تحریر فرماتے ہیں، وعلیٰ جملۃ ہر چہ باشد جز نبوت کہ افضل طرق مدارک حق است ہمہ انواع غیب دانی وغیب بینی ضلالت بحث است خواہ بمعانات اسباب واوضاع فلکیہ باشد یا اوضیہ وخواہ بواسطہ عزائم واسماء بود یا بغیر آں واز شریعت مطہرہ بضرورت نقل وشہادت عقل ثابت است کہ علم غیب ازاں اشیاء راست کہ او تعالیٰ مستاثرہ بدانستن اوست احدے را ادعائے آن نمیرسد واگر یکے دعویٰ کند خلاف حق کردہ باشد وآنچہ از مغیبات بیان سازد ہرچند مطابق واقع شود در کود قبول نیست وہیچ مدرک ازیں مدارک خالی

از مضاوت شریعت حقه نباشد ولہذا شریعت محمدی بابطال آں ہمه وارد گشته واعتقاد غیب دانی واوحائ غیب یعنی راازموجبات کفر و کافری واز نوع مشرک و شرکے که مخالفت توحید الٰہی و تصدیق رسالت پناہی است گردانیده اند ابن خلدون گفته معارف وخوارق انبیاء علیهم السلام واخبار ایشاں بکائنات مغیبه تعلیم الٰہی است بشر راسبیله مبعرفت آن نیست مگر بوساطب ایشاں وایں معارف انبیاء حق است واما کهانت پس وحی شیطانی است (دلیل الطالب ص ۷۰)

(۹) اوراس لیے که زید قرآنی آیات اور سورتوں کو بے محل استعمال کرکے اس کی توہین کرتا ہے، قرآن کریم ان اعمال کے لیے نہیں نازل ہوا ہے۔ پس زید کو اپنے اس غیر شرعی عمل سے جلد باز آنا چاہیے، جو لوگ زید کے پاس اس مطلب کے لیے جاتے ہیں، اور عمل حاضرات کو درست سمجھ کر اس پر اعتماد کرتے ہیں، سخت گناہ گار ہیں۔ ارشاد ہے۔

«من اَتی کاھناً فصدقه بما یقول فقد برئ بما اُنزل علی محمد ﷺ» (ابو داوٗد)

اس طرح سے حاصل شدہ پسوں کو مسجد کے مصارف میں خرچ کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ وہ مال حرام ہے ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن حلوان الکاہن، ترمذی وغیرہ اور مال حرام وغیرہ کا مسجد میں صرف کرنا ممنوع وناجائز ہے۔ «اِن اللّٰہ طیّب لایقبل الّا الطیب» (صحیحین)

اوراس شخص کو امامت سے قدرت ہو تو معزول کردینا چاہیے ارشاد ہے:

اجعلوا ئمتکم خیارکم۔

وہ شخص ملعون ہے جس کی امامت کو بوجہ اس کے امر مذموم عند الشرع کے مرتکب ہونے کے لوگ ناپسند کریں، (ترمذی وغیرہ) فلیتہ، گنڈے بنانا مکروہ ہے۔ گرہوں پر کچھ پڑھ کر پھوکنا وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ میں داخل ہے۔ افسوس ہے کہ جن خرافات سے اہل حدیث پرہیز کرتے تھے اور جو بدعتیوں کے شعار سمجھے جاتے ہیں، اب اہل حدیث عوام ہی نہیں بلکہ ہمارے بعض علماء نے بھی بغیر کسی جھجھک کے ان کو اختیار کرنا شروع کردیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ ذریعہ معاش بنالیا ہے۔ (مولانا) عبید اللہ رحمانی، محدث دہلی جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۲)

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02